بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی تہذیب اور ایمانی ضابطہ کا مکمل اور جامع منصوبہ

طبع جدید

تہذیب الاسلام

المعروف بہ

تہذیب المومنین اردو ترجمہ حلیۃ المتقین

تالیف فارسی

عالی جناب علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ اردو

الحاج مولانا سید مقبول احمد اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی

ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی

ناشر

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

اعلیٰ کاغذ سفید -/270 ، عام کاغذ -/165

تہذیب الاسلام کا موجودہ ایڈیشن

مولانا مقبول احمد صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ نے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب حلیۃ المتقین کا اُردو ترجمہ ۱۳ر رجب ۱۳۳۸ھ کو مکمل کر کے اس کا نام تہذیب المومنین رکھا تھا لیکن کتاب کی اشاعت کے وقت اس کا عنوان تہذیب الاسلام مقرر ہوا گذشتہ باسٹھ سال میں تہذیب الاسلام کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ چودھویں صدی ہجری ختم ہو رہی ہے اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کے موقع پر ہم اس کتاب کا نیا ایڈیشن پیش کر رہے ہیں۔

نئے دور کے نئے تقاضے ہوتے ہیں ان کے پیشِ نظر کتابت اور طباعت میں نیا حُسن پیدا کرنے کے ساتھ اس کتاب پر ڈاکٹر مسعُود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی سے نظر ثانی بھی کرائی گئی ہے اور حسب ضرورت وضاحتی حاشیے اور اشارے بھی لکھوائے گئے ہیں۔

اب یہ کتاب عصر حاضر کے لئے آداب معاشرت اسلامی کے موضوع پر ایک انمول تحفہ ہے جس کو ہم فخر کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ التجا بھی ہے کہ اگر کتاب میں کہیں کوئی خامی رہ گئی ہو تو اُس کی نشاندہی فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کیجئے تاکہ آئندہ ایڈیشن کو زیادہ بہتر بنا کر پیش کیا جا سکے۔

۱۵ر رجب ۱۴۰۰ھ مطابق ۳۰ر مئی ۱۹۸۰ء

آغا افتخار حسین

محبت اس کے دل میں ہو۔ تیسرے یہ کہ اپنا مال اُس کے کام میں صرف کرے۔ چوتھے اُس کی غیبت کرنا اپنے لیئے حرام سمجھے۔ پانچویں جب وہ بیمار ہو تو عیادت کو جائے۔ چھٹے جب وہ مرجائے تو اُس کے جنازے پر حاضر ہو۔ ساتویں اُس کے مرنے کے بعد اُس کی نیکیاں ہی نیکیاں بیان کرے۔

بسند حسن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو دوست رکھو اور جو چیزیں تم اپنے لیئے پسند کرتے ہو اُس کے لیئے بھی پسند کرو۔ اور جو اپنے لیئے پسند نہیں کرتے اُس کے لیئے بھی پسند نہ کرو۔ جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو اُس سے مانگ لو اور جب وہ تم سے مانگے اُسے دیدو اور جو اچھی بات ہے اُس سے نہ چھپاؤ تاکہ وہ بھی تم سے نہ چھپائے بوقت ضرورت اُس کے مددگار رہتے رہو تاکہ وہ بھی تمہارا مددگار رہو۔ پیٹھ پیچھے اُس کی عزت کرو اور جب وہ سفر سے آئے تو اُس کی ملاقات کو جاؤ اور ہر طرح اُس کی عزت و حرمت کرتے رہو کیونکہ تم اور وہ حقیقتہً جدا نہیں ہو اگر وہ تم سے خفا ہو جائے تو جب تک اُس کا دل صاف نہ ہو جائے جدا نہ ہو۔ اگر اُسے کوئی نعمت خدا کی طرف سے ملے تو تم شکر یہ ادا کرو اور اگر اُس پر کوئی بلا نازل ہو تو اُس کی امداد کرو اور پہلے سے زیادہ اس کے ساتھ محبت و مہربانی کرو۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اوّل جب اُس کے پاس پہنچے تو سلام کرے۔ دوسرے جب وہ بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کرے۔ تیسرے جب وہ چھینک لے تو اُس کے لیئے دعا کرے۔ چوتھے جب وہ مرجائے تو اُس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو۔ پانچویں جب وہ ضیافت میں بلائے تو قبول کرے۔ چھٹے جو چیز اپنے لیئے چاہتا ہے اُس کے لیئے بھی پسند کرے اور جو اپنے لیئے مکروہ جانتا ہے اُس کے لیئے بھی بُرا جانے۔

بسند ہائے معتبر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو کہ اُسے مسلمانوں کے کسی کام کی فکر نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں ہے اور جو شخص یہ آواز سُنے کہ کوئی مسلمان یہ کہہ کر فریاد کرتا ہے کہ اے مسلمانو میری فریاد کو پہنچو اور اس کی امداد نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ فرمایا مجھے سب سے زیادہ اس شخص سے محبت ہے جس سے لوگوں کو

نفع زیادہ پہنچتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جو مسلمان مسلمانوں کے کسی گروہ سے آگ یا پانی کا ضرر دفع کرے اُس کے لیئے بہشت واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ اُسے دل سے دوست رکھے اور اپنا مال اُس سے عزیز نہ کرے اور اگر وہ سفر میں جائے تو اس کے بال بچوں کی خبر گیری کرے۔ اگر کوئی اس پر ظلم کرے تو اُس کو مدد دے۔ اگر مسلمانوں کا مال تقسیم ہوتا ہوا ور وہ موجود نہ ہو تو اُس کا حصّہ لیکر اُس کے لیئے رکھ چھوڑے اور جب وہ مرجائے تو اُس کی قبر کی زیارت کیا کرے۔ خود اُس پر کوئی ظلم نہ کرے۔ اُسے فریب نہ دے۔ اُس کی امانت میں خیانت نہ کرے اور اُسے کوئی مکروہ بات نہ کہے۔ اگر اس کے ساتھ بدزبانی کرے گا۔ تو دوستی منقطع ہو جائے گی۔ اور اگر یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو ایک کافر ہو جائے گا کیونکہ اگر کہنے والے نے جھوٹ کہا ہے تو وہ خود کافر ہے اور اگر سچ کہا ہے تو دوسرا کافر ہے اور اگر اُس پر کوئی جھوٹی تہمت لگائے گا تو تہمت لگانے والے کا ایمان اس طرح گھُل جائیگا جیسے نمک پانی میں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کو چاہیئے اپنے برادر مومن کے لیئے اُس شے کی خواہش کرے جس کی اپنے سب سے زیادہ عزیز کے لیئے کرتا اور اُس کی خواہش نہ کرے جس کی اپنے سب سے زیادہ عزیز کے لیئے نہ کرتا۔ اُس سے خالص دوستی رکھے اور اُس کی خوشی میں خوش ہو اور اس کے غم کے ساتھ غمگین اگر ہو سکے تو یہ کوشش کرے کہ اُس کا غم دور ہو جائے ورنہ خدائے تعالےٰ سے دُعا کرے کہ اُس کا غم دُور کر دے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا آپ نے اُس سے دریافت فرمایا کہ تو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ عرض کی اچھی حالت میں چھوڑا ہے۔ فرمایا جو اُن میں امیر ہیں وہ کچھ غریبوں کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں؟ عرض کی بہت کم۔ فرمایا اُمراغریبوں کی ملاقات کو کس قدر جاتے ہیں؟ عرض کی کم فرمایا اُمراغریبوں کے ساتھ سلوک کتنا کرتے ہیں؟ عرض کی اتنا کم جس کا عدم وجود برابر ہے فرمایا پھر وہ ہمارے شیعہ ہونے کا دعوےٰ کیونکر کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ نیک لوگوں کے دوست بن جاؤ۔ ایک دوسرے سے للہ دوستی کرو۔